۳۸/۳۵۶

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیان عظام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں

(۱) اقامت جمعہ کیلئے کن شرائط کا ہونا ضروری ہے؟

(۲) دیہات میں نماز جمعہ جائز ہے یا نہیں؟ نیز نماز جمعہ کی اقامت کیلئے کتنی تعداد میں آبادی کا ہونا ضروری ہے؟

(۳) اگر کسی دیہات میں شرائط جمعہ موجود نہ ہوں لیکن پھر بھی کوئی آدمی وہاں نماز جمعہ کی اقامت کا قائل ہو اور نماز جمعہ پڑھائے تو ایسے آدمی کے بارے میں شریعت کا حکم کیا ہے؟

برائے مہربانی دلائل کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

جزاکم اللہ خیراً

المستفتی۔ محمد مدثر درجہ سابعہ

جامعہ فاروقیہ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ اقامت جمعہ کے لیے شہر یا بڑا قصبہ ہونا ضروری ہے۔ جس میں انسان کی تمام ضروریات زندگی بسہولت پوری ہو سکتی ہوں۔ وہاں گلی کوچے، محلے، حکیم یا ڈاکٹر ہو، ڈاکخانہ ہو، حاکم یا پنچائیت کا انتظام ہو، ضروری پیشہ ور موجود ہوں، ضروریات زندگی ہمیشہ میسر ہوں تو ایسی جگہ میں نماز جمعہ ادا کرنا درست ہے۔

۲۔ دیہات میں (جہاں مذکورہ بالا شرائط نہ پائی جاتی ہوں تو) جمعہ درست نہیں ہے، اور قیام جمعہ کے لیے آبادی کے بارے میں ہر دور، ہر جگہ میں کوئی متعین مقدار نہیں ہے بلکہ اس میں کمی بیشی کے ساتھ مذکورہ بالا شرائط کو مدنظر رکھا جائیگا۔

۳۔ ایسی جگہ (جہاں اقامت جمعہ کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں) نماز جمعہ کے جواز کا قائل مندرجہ ذیل مفاسد کا مرتکب ہے:

الف۔ مستقل نماز ظہر کا تارک۔

ب۔ نماز جمعہ درست نہ ہونیکی وجہ سے نوافل کی جماعت کروانے والا۔

ج۔ دوپہر کے وقت نوافل میں جہری قراءت۔

د۔ امر غیر لازم کو لازم بنا دینا۔

لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے نماز جمعہ پڑھنے سے اجتناب کیا جائے، نیز اسے حکمت و بصیرت کے ساتھ سمجھانے کی بھی کوشش کی جائے اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کے لئے دعائے خیر کی جائے۔

Scanned by CamScanner

اتفق فقهاء الأمصار على أن الجمعة مخصوصة بموضع لا يجوز فعلها في غيره لأنهم مجمعون على أن الجمعة لا تجوز في البوادي ومناهل الأعراب فقال أصحابنا هي مخصوصة بالأمصار ولا تصح في السواد.

(احكام القرآن للجصاص، سورة الجمعة، ٣/ ٤٤٥، دار الكتاب العربي)

(الفقه النافع للسمرقندي، باب الجمعة، ١/ ٢٧٢، مكتبة العبيكان)

في فتح القدير: قال بعض مشائخنا في حد المصر أن يتمكن كل صانع أن يعيش بصنعته ولا يحتاج فيه إلى التحول إلى صنعة لأخرى.

(كتاب الصلاة، باب الجمعة، ٢/ ٢٣، رشيدية)

(ويشترط لصحتها) سبعة أشياء: الأول المصر، وهو ما لا يسع أكبر مساجده أهله المكلفين بها. ..... عن أبي حنيفة أنه بلدة كبيرة فيها سكك والرساتيق وفيها وال يقدر على إنصاف المظلوم بحشمته وعلمه وعلم غيره، يرجع الناس إليه فيما يقع من الحوادث هذا هو الأصح.

(حاشية ابن عابدين، باب الجمعة، ٣/ ٦، دار المعرفة)

(وكذا في الفتح، كتاب الجمعة ٢/ ٢٤، ٢٥ رشيدية)

الصلاة فريضة محكمة لا يسع تركها ويكفر جاحدها كذا في الخلاصة، ولا يقتل تارك الصلاة عامدا غير منكر وجوبها بل يحبس حتى يحدث توبة.

(الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلوة، ١/ ٥٠، ٥١ رشيدية)

وقال تعالى: ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي احسن. الاية

سورة نحل پ ١٤ : ١٢٥ : فقط

والله أعلم بالصواب

حرره: محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

١٦/ ٥/ ٣٠ ھ

الجواب صحيح

[illegible]

٢١/ ٥/ ٣٠ ھ

الجواب صحيح

[illegible]

٢١/ ٥/ ١٤٣٠ ھ